احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | ہفتہ: ۸- رجب ۱۴۱۳ھ، ۲- صلح ۱۳۷۲ہش، ۲- جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز جل بھی جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دے گا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے۔ ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوّث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ مَعاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے۔ اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلّف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسُول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرتِ انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھُوک اور پیاس ہے تو کھانا اور پینا بھی آخر میسّر آجاتا ہے۔ انسان کے واسطے دَم لینے کے واسطے ہَوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں جبکہ وہ سب مہیّا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر رُوح کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیّا نہ ہوں گی؟ خدا تعالیٰ رحیم، غفور اور ستّار ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۲۲)

خدا تعالیٰ کی لا انتہا قدرتیں

"خدا تعالیٰ کی لا انتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تو خدا تعالیٰ کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں تو ان کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ سچے دل سے ایمان لانا چاہیئے۔ کیونکہ جتنا کسی کو خدا تعالیٰ پر یقین ہو اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جیسی ایمان کی حالت ہو اتنا ہی اسے اسباب میں ڈالتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۶)

درخواست دعا

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم بشیر احمد قریشی لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہے۔ دو دفعہ ہسپتال میں داخل ہو چکا ہے۔ تمام بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

والدین واقفینِ نَو پر گہری نظر رکھیں

حضور انور نے فرمایا:

"اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور جیسا کہ مَیں بیان کروں گا بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔ اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتادِ طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہیئے۔"

صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دنیوی تکالیف قبول کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

حضرت جنید بغدادیؒ کے متعلق آتا ہے کہ کسی نے ان سے کہا کہ شبلی آپ کا شاگرد ہے وہ کہتا ہے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جا کر یہ کہوں گا کہ بے شک تُو مجھے دوزخ میں بھیج دے مجھے جنت کی پرواہ نہیں۔ مجھے تو تیری رضا منظور ہے۔ یہ بات سن کر حضرت جنیدؒ نے کہا کہ شبلی بچہ ہے اس لئے اس نے اس رنگ میں بات کی میں تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض کروں گا کہ اگر تُو میرے جنت میں جانے سے خوش ہے تو جنت میں بھیج دے اور اگر میرے دوزخ میں جانے میں تیری خوشی ہے تو دوزخ میں بھیج دے تو سچا (صاحب ایمان) قربانی اس لئے نہیں کرتا کہ اسے جنت مل سکے بلکہ خدا تعالیٰ کی خوشی کے لئے کرتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ جنت اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشی ہے اور (صاحب ایمان) دوزخ کے اظلال یعنی دنیوی تکالیف کو قبول کرتا ہے تو اس لئے نہیں کہ اسے جنت ملے بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اس کا خدا اس سے خوش ہو جائے۔ لقمان کے متعلق آتا ہے کہ بچپن میں ڈاکو انہیں اٹھا کر لے گئے تھے اور بطور غلام فروخت کر دیا تھا ان کا آقا ان کی ہوشیاری۔ ذہانت اور تقویٰ کی وجہ سے ان کی بہت خاطر مدارات کیا کرتا تھا۔ اس ملک میں خربوزوں کا موسم نہ تھا۔ کسی دوسرے ملک سے ایک تجارتی قافلہ آ رہا تھا کہ اس کے کسی ملازم نے اس کے لئے بے موسم کا خربوزہ بھجوایا۔ جب وہ خربوزہ یا سردا اسے ملا۔ تو اس نے اسے چیر کر ایک قاش لقمان کو دی اس لئے کہ وہ ان سے بہت پیار کرتا تھا اور وہ بچے بھی تھے لقمان نے اس قاش کو بہت مزے لے لے کر کھایا۔ یہ دیکھ کر اس شخص نے ایک اور قاش دی۔ آپ نے وہ بھی بہت مزے لے لے کر کھائی اور اس پر اس نے ایک تیسری قاش آپ کو دی اور آپ نے وہ بھی بڑے شوق سے کھائی اس پر اس شخص کو خیال آیا کہ مَیں بھی چکھوں اور اس نے ایک قاش اپنے لئے کاٹی مگر جب پہلا ہی لقمہ اس میں سے لیا تو اسے قے آنے لگی۔ وہ سخت بدبودار تھی۔ اور اس میں سے ہیک آ رہی تھی اور سخت بدمزہ تھی۔ اس پر اس نے لقمان کو ڈانٹا اور کہا کہ تمہیں تو مَیں یہ قاشیں مزیدار سمجھ کر دے رہا تھا۔ نہ کہ دکھ میں ڈالنے کے لئے۔ تم نے مجھے بتا کیوں نہ دیا کہ یہ ایسی خراب چیز ہے اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو دکھ میں کیوں ڈالا۔ لقمان نے جواب دیا کہ میرے آقا اس ہاتھ سے مَیں اتنی میٹھی قاشیں کھا چکا ہوں کہ بڑی بے حیائی ہوتی اگر میں ایک کڑوی قاش پر منہ بنانے لگتا۔ جہاں سچی محبت ہو وہاں بے شک میٹھی میٹھی اور کڑوی کڑوی تو لگتی ہے مگر ایمان ایک ایسی چیز ہے کہ جو کڑوی کو بھی میٹھی بنا دیتا ہے۔ صاحب ایمان کے لئے صرف رضائے الٰہی ہوتی ہے جنت یا دوزخ نہیں وہ اگر جنت میں جاتا ہے تو اس لئے کہ اس میں اس کے خدا کی رضا ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۵ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲- صلح ۱۳۷۲ہش ۲- جنوری ۱۹۹۳ء

مذہبی مفاہمت

انسان جن باتوں کے لئے لڑتا مرتا ہے اور اپنی جان دے دینے کو فخر کا باعث سمجھتا ہے۔ ان میں سے مذہب بھی ہے۔ اگرچہ نسل رنگ قومیت بھی لڑائی کا باعث بنتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ عقیدت مذہب سے ہوتی ہے اور سب سے زیادہ جذباتی اور شدید جنگ مذہب ہی کے لئے ہوتی ہے۔ اور یہ جنگ صرف سالوں تک ممتد نہیں ہوتی صدیوں تک بھی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ یہ جنگ ہے غیر مذہبی لیکن ہوتی مذہب کے لئے ہے۔

ہم نے کہا ہے کہ مذہب کی جنگ غیر مذہبی ہوتی ہے اور یہ بات صد فی صد درست ہے کیونکہ ہمیں تو آج تک کسی ایسے مذہب کا پتہ نہیں چلا جو اپنے آپ کو منوانے کے لئے یا دوسرے کسی مذہب کی تردید کرنے کے لئے جنگ کا نسخہ استعمال کرنے کی تلقین کرتا ہو۔ کوئی مذہب بھی ایسا نہیں ہے جو اس طرز عمل کو درست سمجھتا ہو۔ لیکن اس طرز عمل پر عمل ضرور ہو رہا ہے۔ بعض اوقات تو ایک ہی مذہب کے پیروکار ذرا ذرا سی بات پر لڑتے مرتے ہیں۔ اور اس لڑائی میں کشتوں کے پشتے لگا دیتے ہیں۔ قرون وسطیٰ میں عیسائیوں نے جس طرح آپس میں لڑائیاں لڑی ہیں اور ایک ایک دن میں سینکڑوں افراد کو نہ صرف تہ تیغ کیا ہے۔ بلکہ نذرِ آتش بھی یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ تاریخ کے اوراق پر یہ باتیں ثبت ہیں اور عیسائیوں ہی کی کیا بات ہے دنیا میں کئی دیگر مذاہب ایسے ہیں جن کے پیروکاروں نے آپس میں خونریزی کی۔ ہندو مت کے ماننے والوں نے بھی ازمنہ گذشتہ میں اس سلسلہ میں کچھ کم کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ سب کچھ ہؤا تو مذہب کے نام پر۔ لیکن کیا گیا مذہب کے پیروکاروں کے اختلافِ خیال اور اختلاف نظریہ کے باعث۔ کسی نے کچھ سمجھا اور کسی نے کچھ۔ اور کسی نے کسی کو بھی برداشت نہیں کیا۔ یہی لڑائی جھگڑوں کا باعث بنتا رہا ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی نے یوم پیشوایان مذاہب منانے کی تحریک کی تھی۔ ان تقاریب پر ہر مذہب کا پیروکار اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتا تھا۔ اب حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا ہے کہ ایسی تقاریب بھی منعقد کی جائیں کہ ایک مذہب کے علماء کسی اور مذہب کی تعلیم کی تعریف کریں۔ تاکہ دل قریب آئیں۔ ذہن کھلیں اور ایک دوسرے سے نفرت نہ رہے۔ اپنے مذہب کے لوگوں سے بھی۔ اور دیگر مذاہب کے لوگوں سے بھی۔

میں نے کب تم سے کہا ہے کہ مجھے یاد کرو
اپنے اوقات کے سرمایہ کو برباد کرو
دل نہ چاہے تو محبّت نہ کرو مجھ سے مگر
تم مجھے اپنی محبّت سے نہ آزاد کرو

ابوالاقبال

طیّارہ

وہ ایک طیّارہ جو فضا میں
مطار سے اُڑ کے جا رہا ہے
غمِ محبّت، غمِ زمانہ
سمیٹ کر ساتھ لے گیا ہے

نہ رہگذر ہے، نہ نقشِ پا ہے
کسی نے سوچا بھی ہے یہ کیا ہے
اڑن کھٹولہ کا ارتقا ہے!
کہ جستجو کا مری صلا ہے!

سمجھنا اس کا محال بھی ہے
یہ زخم بھی اندمال بھی ہے
پیامِ شامِ فراق بھی ہے
نویدِ صبحِ وصال بھی ہے

سمندروں کے جو فاصلے تھے
وہ فاصلے تو سمٹ گئے ہیں
مسافتوں کی صعوبتوں کے
پہاڑ رستوں سے ہٹ گئے ہیں

بجا کہ انسان کو میسّر
نئے نئے بام و در ہوئے ہیں
مگر پُرانی محبّتوں کے
تمام رشتے بکھر گئے ہیں

عبدالمنان ناہید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

۲۴ فروری ۱۹۳۹ء کو دیگر امور کے علاوہ حضور نے اپنا سامان خود اٹھانے کے سلسلے میں فرمایا۔

یورپ کے لوگ اس بات کو کوئی عار نہیں سمجھتے وہاں بھی ایسے لوگ ہیں جو دوسروں سے کام لیتے ہیں۔ مگر سفر وغیرہ کے مواقع پر اسباب اٹھانے میں وہ بھی تامل نہیں کرتے۔ غرض کام نہ کرنے کی عادت انسان کو بہت خراب کرتی ہے۔ کسی ملک میں جو مثالیں بنی ہوتی ہیں وہ دراصل اس ملک کی حالت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور قوم کا کیریکٹر ان میں بیان ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ مشہور ہے کہ کوئی سپاہی سفر پر جا رہا تھا کہ اسے آوازیں آنی شروع ہوئیں کہ میاں سپاہی ذرا ادھر آنا اور جلدی آنا۔ بڑا ضروری کام ہے۔ وہ ایک ضروری کام سے جا رہا تھا اور پچاس ساٹھ گز کے فاصلے سے اسے یہ آواز آ رہی تھی۔ مگر خیر وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ دو آدمی لیٹے ہوئے ہیں ان میں سے ایک اسے کہنے لگا کہ میاں سپاہی یہ میری چھاتی پر بیر پڑا ہے۔ اسے اٹھا کر میرے منہ میں ڈال دو۔ یہ سن کر اسے بہت غصہ آیا۔ اور اس نے اسے گالیاں دیں اور کہا کہ تو بڑا نالائق ہے میں ضروری سفر پر جا رہا تھا۔ تم نے مجھے پچاس ساٹھ گز کے فاصلے پر سے بلایا۔ تمہاری چھاتی پر بیر تھا۔ جسے تم خود اٹھا کر کھا سکتے تھے۔ تم کوئی لولے لنگڑے تو نہ تھے کہ مجھے اتنی دور سے بلایا اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ میاں سپاہی جانے دو۔ کیوں اتنا غصہ کرتے ہو۔ یہ شخص تو ہے ہی ایسا۔ یہ کسی کام کا نہیں۔ اور اس قابل ہے نہیں کہ اس کی اصلاح ہو سکے۔ اس کی سستی کی تو یہ حالت ہے کہ ساری رات کتا میرا منہ چاٹتا رہا۔ اور اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ اسے ہشت ہی کر دے اس مثال میں ہمارے ملک کی بے عملی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ملک میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ مگر یہاں بہت زیادہ ہیں۔ یہاں جو کام کرنے والے ہیں وہ بھی سست ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ یہاں جو مزدور اینٹیں اٹھاتے ہیں وہ اس طرح ہاتھ لگاتے ہیں کہ گویا وہ انڈے ہیں۔ آہستہ آہستہ اٹھاتے ہیں اور پھر اٹھاتے اور رکھتے وقت کمر سیدھی کرتے ہیں۔ پھر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کہتے ہیں کہ لاؤ ذرا حقہ کے تو دو کش لگا لیں۔ لیکن ولایت میں میں نے دیکھا ہے کہ حالت ہی اور ہے۔ حافظ روشن علی صاحب (دی لیٹ) کو میں نے ایک دفعہ توجہ دلائی انہوں نے کہا کہ میرا بھی خیال اسی طرف تھا۔ گویا ایک ہی وقت دونوں کو اس طرف توجہ ہوئی۔ حافظ صاحب نے کہا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کام کر رہے ہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگ لگی ہوئی ہے۔ اور یہ اسے بجھا رہے ہیں۔ کوئی سستی ان میں نظر نہیں آتی۔ ایک دفعہ ہم گھر میں بیٹھے تھے۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی کہ گلی میں چند عورتیں نظر آئیں۔ جو لباس سے آسودہ حال معلوم ہوتی تھیں مگر نہایت جلدی جلدی چل رہی تھیں۔ میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ ان کو کیا ہو گیا ہے۔ حافظ صاحب ذہین آدمی تھے سمجھ گئے اور کہنے لگے کہ میں نے یہاں کسی کو چلتے دیکھا ہی نہیں۔ سب لوگ یہاں دوڑتے ہیں۔ غرض وہاں کے لوگ ہر کام ایسی مستعدی سے کرتے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں جدھر دیکھو سخت غفلت اور سستی چھائی ہوئی ہے۔ کسی کو چلتے دیکھو تو سستی کی ایسی لعنت ہے کہ چاہتا ہے ہر قدم پر کیلے کی طرح گڑ جائے۔ یہاں جو کام کرنے والے ہیں وہ بھی گویا نکمے ہی ہیں۔ اور جو سست ہیں وہ کام کرتے ہی نہیں ان سے تو اللہ کی پناہ۔ ان کی حالت تو وہی ہے کہ بیر اٹھا کر منہ میں ڈال نہیں سکتے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس کے ساتھی کی۔ جس نے کہا تھا ساری رات کتا میرا منہ چاٹتا رہا اور اس نے ہشت نہ کی۔ کمبخت تو نے آپ ہی کیوں نہ ہشت کہہ دیا۔ حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے۔ ایک شخص کے متعلق سنایا کرتے تھے۔ وہ ایک گاؤں کا رہنے والا اور اچھا مخلص احمدی تھا۔ زمین وغیرہ اچھی تھی اور باپ نے کچھ روپیہ بھی چھوڑا تھا۔ وہ یہاں آیا اور شہری لوگوں سے اس کے تعلقات ہوئے تو دماغ بگڑ گیا اور لگا روپیہ اڑانے۔ جس کے نتیجہ میں روپیہ میں کمی آنے لگی۔ حضرت امام جماعت الاول نے ایک دفعہ اسے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی تو اس نے کہا کہ میرا تو یہ حالت ہے کہ اگر لاہور جاؤں اور میرے پاس کوئی ٹرنک یا اسباب نہ ہو تو اپنا رومال قلی کو پکڑا دیتا ہوں تا کہ دیکھنے والے یہ تو سمجھیں نا کہ کوئی شریف آدمی جا رہا ہے۔ شریف بننا کوئی آسان کام تو نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنی ساری دولت لٹا دی۔

جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہیئے۔ تا کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ برا ہے۔ ہمارے ملک کی ذہنیت ایسی بری ہے کہ عام طور پر لوگ لوہار ترکھان وغیرہ کو کمین سمجھتے ہیں اور جس طرح یہ لوہار ترکھان اور (جمعداروں) کو ذلیل سمجھتے ہیں اسی طرح دوسرے لوگ ان کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کا لڑکا پولیس یا فوج میں سپاہی ہو جائے اور سترہ روپے ماہوار تنخواہ پانے لگے تو اس پر بہت خوشی کی جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کمانے والا ترکھان یا لوہار بن جائے تو تمام قوم روئے گی کہ اس نے ہماری ناک کاٹ ڈالی کیونکہ اسے کمیوں کا کام سمجھا جاتا ہے۔ تو میرا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں کی جماعت میں عادت ڈالی جائے۔ ایک طرف تو کام کرنے کی عادت ہو اور دوسری طرف ایسے کاموں کو عیب نہ سمجھنے کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جماعت کا کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا کہ جو کسی حالت میں بھی یہ کوشش کرے کہ دنیا میں ضرور کوئی نہ کوئی حصہ غلام رہے اور اگر کبھی اس کی اصلاح کا سوال پیدا ہو تو اس میں روک بنے جیسے جب یہاں (جمعداروں) کو داخل دینِ حق کرنے کا سوال پیدا ہوا تو بعض لوگ گھبرانے لگے۔ جماعت کے کچھ لوگ بڑھئی بنیں۔ کچھ لوہار بنیں۔ کچھ ملازمتیں کریں۔ غرضیکہ کوئی خاص کام کسی سے منسوب نہ ہو تا وہ ذلیل نہ سمجھا جائے۔ اس تحریک سے دو ضروری فوائد حاصل ہوں گے ایک تو نکما پن دور ہو گا۔ اور دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی۔ یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ فلاں کام برا ہے اور فلاں اچھا ہے۔ برا کام کوئی نہ کرے اور اچھا چھوٹے بڑے سب کریں۔ برا کام چوری ہے۔ یہ کوئی بھی نہ کرے اور جو اچھے ہیں ان میں سے کسی کو عار نہ سمجھا جائے تا اس کے کرنے والے ذلیل نہ سمجھے جائیں اور جب دنیا میں یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ کام کرنا ہے اور نکما نہیں رہنا۔ اور کسی کام کو ذلیل نہیں سمجھنا تو اس طرح کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا جو دنیا میں غلامی چاہتا ہو۔ اسی لئے میں نے کوشش کی تھی کہ ملازموں کی تنخواہیں بڑھ جائیں تا لوگ ملازم کم رکھیں اور اپنے کام خود کریں۔ اب تو یہ حالت ہے کہ نوکر دو چار روپے میں مل جاتے ہیں۔ اس لئے ذرا کسی کے پاس پیسے ہوتے ہیں تو جھٹ وہ نوکر رکھ لیتا ہے۔ اور اس طرح اس میں سستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے ہمارے ملک میں یہ سستی اور غفلت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ معمولی لوگ بھی اپنا اسباب اٹھانا ہتک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ولایت میں بڑے بڑے لکھ پتی خود اپنے اسباب اٹھا لیتے ہیں جب میں ولایت میں گیا تو میرے ساتھی باوجودیکہ غرباء کے طبقہ میں سے ہی تھے امراء تو ہم میں ہیں ہی نہیں۔ سب غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اپنا اسباب اٹھانے سے گھبراتے تھے۔ جب میں فرانس میں سے گزرا تو امریکہ کے کچھ لوگ میرے ہم سفر تھے وہ دس بارہ آدمی تھے جو یورپ کی سیر کرنے کے لئے آئے تھے۔ ان کے تمول کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے ہوٹلوں میں ٹھہرتے تھے جہاں پندرہ بیس روپیہ روزانہ فی کس خرچ ہوتا ہے اور اس طرح میرا اندازہ ہے کہ ان کا کھانے پینے کا خرچ چار پانچ ہزار روپیہ ماہوار ہوگا۔ کرائے الگ تھے وہ فسٹ کلاس میں سفر کرتے تھے اور اس طرح پندرہ بیس ہزار روپیہ ان کا کرایوں وغیرہ پر خرچ ہوا کرتا تھا۔ اور اس طرح میرا اندازہ ہے کہ ان کا کل خرچ ساٹھ ستر ہزار روپیہ ہوگا۔ جس سے ان کے تمول کا حال معلوم ہو سکتا ہے لیکن جب وہ گاڑی سے اترے تو میں نے دیکھا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر

کشمیر کا مایۂ ناز سپوت ـــ خواجہ غلام نبی گلکار انور

پاکستان اور آزاد کشمیر کی نئی پود اس تاریخی حقیقت سے بہت کم واقف ہے کہ موجودہ آزاد کشمیر کے بانی اور پہلے صدر ریاست جموں و کشمیر کے مایۂ ناز سپوت خواجہ غلام نبی گلکار انور ہیں۔ موصوف ہی نے ۴ ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مہاراجہ ہری سنگھ کو معزول کر کے اس کی بنیاد رکھی۔ چونکہ آزاد کشمیر میں یوم آزادی ۲۴ ر اکتوبر کو منایا جاتا ہے اس لئے لوگ اور خاص کر نئی پود یہی سمجھتی ہے کہ ۲۴ ر اکتوبر ہی یوم آزادیٔ کشمیر ہے جو تاریخی لحاظ سے بالکل غلط ہے ۴ ر اکتوبر سے ۲۴ ر اکتوبر کی تبدیلی بھی قیام پاکستان اور بانیٔ پاکستان کی مخالفت اور ان کے صفِ اول کے ساتھیوں کی کردار کشی کی سازش کی ایک کڑی ہے۔ عالمی سطح پر پاکستان کو نمایاں جگہ دلوانے والے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ محمد سر ظفر اللہ خاں کی خدمات کو فراموش کرنے والوں اور پہلے پاکستانی نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کے گھر میں جینیوں کا باڑہ بنوانے والوں سے اور کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ اور وہ کس طرح برداشت کر سکتے تھے کہ ایک احمدی کا نام بحیثیت بانی آزاد جموں و کشمیر تاریخ کا حصہ بنے۔

اب میں قارئین کرام سے اس عظیم شخصیت کا تعارف کراتا ہوں کہ خواجہ غلام نبی گلکار انور کیا تھا؟ کشمیر کے سیاست دانوں، تاریخ دانوں، علمی طبقوں اور کشمیر کے عوام میں ان کا کیا مقام تھا۔ اس سلسلہ میں قارئین کی معلومات کے لئے چند سطور پیش ہیں۔

تاریخ اقوام کشمیر میں آپ کا تعارف اس طرح درج ہے۔

پیدائش و تعلیم

خواجہ غلام نبی گلکار انور سری نگر کشمیر میں ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خواجہ محمد خضر تھا۔ جن کا پیشہ معماری تھا جسے کشمیر میں گلکاری کہتے ہیں۔ بارہ سال کی عمر میں ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔

ہوش سنبھالتے ہی شہر کے ایک دینی مدرسہ میں قرآن مجید پڑھا، پھر اسلامیہ ہائی اسکول اور سری پرتاب سنگھ ہائی اسکول سرینگر میں پڑھتے رہے اور اسی اسکول میں آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر مولانا عصمت اللہ صاحب مقیم سرینگر کے ہمراہ لاہور آئے اور اشاعت اسلام کالج لاہور میں قرآن مجید اور احادیث کا مزید درس لیتے رہے۔ ایس پی کالج سری نگر سے آپ نے اس وقت ایف اے کا امتحان دیا۔ جبکہ آپ ڈوگرہ حکومت کی جیل میں تھے۔ جب آپ بی اے کی تیاری میں مصروف تھے تو ڈوگرہ حکومت نے آپ کو پھر گرفتار کیا اور بی اے کا امتحان بھی آپ نے سینٹرل جیل سری نگر سے ہی دیا۔ آپ خاندان میں پہلے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔"

(تاریخ اقوام کشمیر از محمد دین فوق جلد ۲ صفحہ ۵۱ مطبوعہ ۱۹۳۴ء)

جدوجہد آزادی

"آپ طالب علمی کے زمانہ سے ہی آزادیٔ کشمیر کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ ابھی علی گڑھ کالج میں پڑھتے تھے تو ان ایام سے بھی قبل آپ قومی پستی کا زبردست احساس رکھتے تھے۔" (تاریخ اقوام کشمیر صفحہ ۵۰)

۱۹۳۰ء سے قبل کشمیر میں کسی قسم کا سیاسی جلسہ کرنا، کوئی انجمن بنانا۔ قانوناً جرم تھا۔ چنانچہ آپ مسجدوں، خانقاہوں، دعوتوں، میلوں اور دوسرے اجتماعات میں جا کر تقاریر کیا کرتے تھے۔

تنظیم کی بنیاد

کشمیری پنڈتوں نے اپنی فلاح و بہبود کے لئے آل کشمیر پنڈتس سوشل اَپ لفٹ، قائم کی۔ اس سے فائدہ اٹھا کر آپ نے کشمیری مسلمانوں کیلئے "آل کشمیر مسلم سوشل اَپ لفٹ ایسوسی ایشن" قائم کی جس کے آپ پہلے صدر بنے۔ اسی تنظیم کے ممبروں نے محسوس کیا کہ اب ہمیں ایک ریڈنگ روم کھولنا چاہیئے۔ چنانچہ فتح کدل ریڈنگ روم کے نام سے ایک ریڈنگ روم کھولا گیا۔ انہی دنوں میں شیخ محمد عبداللہ صاحب علیگڑھ سے ایم۔ ایس۔ سی کر کے آئے تھے اور ایک سکول میں سائنس ٹیچر لگ گئے تھے۔ چنانچہ شیخ صاحب ریڈنگ روم پارٹی کے صدر اور گلکار صاحب جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے اور اس طرح تعلیم یافتہ نوجوانوں اور آزادی کا جذبہ رکھنے والوں کے لئے ایک پلیٹ فارم ہاتھ آگیا۔ جس سے آگے چل کر تحریک آزادی کو بڑی مدد ملی۔ جب جموں کشمیر مسلم کانفرنس بنی اس میں بھی گلکار صاحب پیش پیش تھے۔ غرضیکہ جس قدر بھی کشمیر میں سیاسی یا سوشل تحریکیں بنیں ان میں گلکار صاحب کا کسی نہ کسی رنگ میں حصہ تھا۔ اسی لئے شیخ محمد عبداللہ پبلک جلسوں میں کہا کرتے تھے۔

"خواجہ غلام نبی گلکار شیر دل نوجوان نے تحریک آزادیٔ کشمیر کی بنیاد ڈالی ہے اور ہم نے اسے آگے چلا دیا۔"

ہری پربت جیل کا پہلا شیر دل قیدی

گلکار کی بہادری، شیر دلی، جرأت ویسے ہی خطابات نہ تھے بلکہ انہوں نے عملی طور پر ہر خطرناک موقعہ پر کمال جرأت اور بہادری دکھائی۔ ۱۴ جولائی ۱۹۳۱ء کو ڈوگرہ حکومت نے شیر کشمیر شیخ عبداللہ گلکار صاحب بیرسٹری یعقوب علی صاحب، میر گوہر رحمان صاحب، چوہدری غلام عباس صاحب اور مولوی عبدالرحمان صاحب کو گرفتار کیا اور قلعہ ہری پربت جیل میں پہنچایا۔ قیدیوں کے ہاتھ ہتھکڑیوں سے بندھے تھے۔ جیل کے حکام نے ایک ایک کو حکم دیا کہ تنگ و تاریک کوٹھڑیوں سے گزر کر آگے بڑھو۔ اندر اس قدر اندھیرا تھا کہ کسی کو اندر جانے کی جرأت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہاں مشہور تھا کہ اندر کوئی چاہ ہے جہاں دھکیل کر سب کو ختم کر دیا جائے گا۔ ایسے خطرناک وقت میں شیر دل نوجوان خواجہ غلام نبی گلکار کی ایمانی غیرت جاگ اٹھی۔ انہوں نے زندہ خدا پر بھروسہ کر کے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اس اندھیری کوٹھری میں قدم رکھا۔ ان کے پیچھے تمام ساتھی بھی تقلید کرتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور گلکار صاحب ہری پربت کے پہلے شیر دل قیدی مشہور ہوئے۔ اس سے قبل بھی حکم امتناعی توڑ کر گلکار صاحب کشمیری قوم میں شیر دل مشہور ہو چکے تھے۔

انتالیس سال قبل تک آزاد کشمیر کے اخبارات میں بھی ایمانی جرأت کام کر رہی تھی۔ چنانچہ اس وقت عام طور پر وہ مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر کھلے طور پر اعتراف حقیقت کرتے تھے چنانچہ ہفت روزہ آغاز مظفر آباد آزاد کشمیر نے ۱۳ ر جولائی ۱۹۵۲ء کو خواجہ غلام نبی گلکار صاحب کی تصویر شائع کی اور اس کے نیچے تعارفی نوٹ لکھا،

"خواجہ غلام نبی گلکار انور بانی آزاد کشمیر حکومت ۱۹۳۱ء میں قلعہ ہری پربت کا پہلا قیدی۔"

خواجہ گلکار کی جرأت اور بہادری کی داستانیں لکھنے کے لئے ہزاروں صفحات چاہئیں۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۱ء کو شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ گرفتار ہوئے تو اس وقت عام بغاوت کے لئے گلکار صاحب نے انقلاب فرانس کے طرز پر بلیٹن تیار کر لی۔ اس عام بغاوت کو کشمیر میں "نازڑو بلیٹن" کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ یہ بغاوت بعینہٖ انقلاب فرانس ۱۷۸۹ء کے نمونہ پر تھی۔ گلکار صاحب نے تمام لوہاروں کو آرڈر دیا کہ راتوں رات ہتھیار تیار کریں اور پبلک کے رضا کاروں اور عوام کو ہدایات دیں کہ وہ صبح سویرے گروہ در گروہ بازاروں میں ہتھیار لے کر پریڈ کریں مگر ساتھ ہی حکم دیا کہ کسی غیر مسلم کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ اس فوج کی ترتیب میں گلکار صاحب کا، میر مقبول اور حبیب اللہ مکائی نے بھرپور ساتھ دیا۔ اس موقعہ پر سرینگر اور مضافات میں تقریباً ایک لاکھ مسلح رضا کار سارا دن مظاہرہ کرتے رہے۔

اس دن فوج اور پولیس کو حکم تھا کہ کوئی سپاہی باہر نہ نکلے۔ ان حالات میں ڈوگرہ حکومت نے بر راہ آرڈی نینس ۱۹۔ ایل مارشل لاء نافذ کیا اور لوگوں کو ٹکٹکی پر چڑھا کر کیننگ کی گئی اور سخت ترین سزائیں دی گئیں۔ اس قدر مظالم کے باوجود کشمیری مجاہد اس ہولناک اور جان لیوا ظلم پر ڈٹے رہے۔ اس وقت ظلم اس قدر بڑھ گیا تھا کہ باہر کی مدد کے بغیر ڈوگرہ مظالم سے چھٹکارا مشکل تھا۔ محترم گلکار صاحب خفیہ طریق سے بڑے ہی رازدارانہ طریقہ پر کشمیر سے نکل کر راولپنڈی پہنچے۔ وہاں سے لاہور جا کر صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سے ملے اور تمام حالات اور ڈوگرہ مظالم سے صدر موصوف کو آگاہ کیا۔ اسیروں کے رستگار اور کشمیر کے اس حقیقی ہمدرد و غم خوار نے وائسرائے ہند سے رابطہ قائم کیا۔ اور حکومت ہند سے مداخلت کرائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈوگرہ حکومت نے سب ہنگامی قوانین و احکام واپس لے لئے۔ اور سب قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اگر گلکار صاحب خفیہ طور پر صدر کشمیر کمیٹی سے رابطہ قائم نہ کرتے تو ہزاروں کشمیری اس وقت ڈوگرہ مظالم کا نشانہ ہو جاتے۔ یہ گلکار صاحب کی حب الوطنی، مدبرانہ تدبر اور دور اندیشی تھی کہ باہر سے مدد حاصل کر کے اپنی قوم کو ڈوگرہ مظالم سے بچایا۔

تقسیم ملک سے پہلے گلکار صاحب نہ صرف اپنے ساتھیوں بلکہ پوری کشمیری قوم میں بلند مقام حاصل کر چکے تھے۔ آپ نے طالب علمی کے زمانے میں تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں میں آزادی کی روح پھونکی اور کشمیری مسلمانوں کو منظم کرنے اور آزادی سے ہمکنار کرنے میں مندرجہ ذیل طریقوں سے خدمات انجام دیں۔

- آل کشمیر مسلم سوشل اَپ لفٹ قائم کی۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس قائم کرنے میں اپنے ساتھیوں کی بھرپور مدد کی۔
- فتح کدل ریڈنگ روم قائم کر کے قوم کو ایک ابتدائی پلیٹ فارم مہیا کر کے دیا۔
- تعلیم بالغاں قائم کر کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کی۔
- مزدوروں، کسانوں، صنعتکاروں، دستکاروں کی تنظیمیں قائم کر کے تمام کشمیری قوم میں ترقی کا شعور پیدا کیا۔ اور تقسیم ہند کے فوراً بعد ۴ ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مہاراجہ کشمیر ہری سنگھ کو معزول کر کے آزادی کا اعلان کیا۔ اور آزاد کشمیر حکومت قائم کر کے آزادی کے لئے ایک پلیٹ فارم قائم کر کے دیا۔

مضمون کے ختم کرنے سے پہلے اس مایۂ ناز سپوت کے حق میں ایک فارسی نظم جو کہ کتاب "معمارِ آزادیٔ کشمیر" میں چھپی ہے پیش کرتا ہوں۔ یہ فارسی منظوم کلام کسی معمولی آدمی کا نہیں۔ بلکہ کشمیر کے ایک بطل جلیل قائد حضرت مفتی ضیاء الدین ضیاء مفتی اعظم کشمیر کا ہے۔ حضرت مفتی صاحب تحریک آزادیٔ کشمیر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے بانیوں میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ مہاراجہ کشمیر ہمیشہ ان سے خوفزدہ رہتا تھا اور زندگی کا اکثر حصہ انہوں نے جیل یا جلاوطنی میں گزارا۔ تقسیم ہند کے وقت بھی آپ لاہور میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس بزرگ ہستی کے نزدیک گلکار صاحب کا کیا مقام تھا۔ ان کے اس فارسی منظوم کلام سے بخوبی ظاہر ہے۔

ضیاء الدین ضیاء (مفتی اعظم کشمیر) اپنی غیر مطبوعہ منظوم فارسی کتاب "تاریخ حریت کشمیر" میں خواجہ صاحب کی قومی خدمات اور مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

دریں دور مردیکہ گلکار ہست
برائے وطن بسکہ غم خوار ہست
بسے دیدہ باشی با خبار ہا
ز حالات انور بسا کار ہا
ہموں کس بآغاز فتنہ فساد
ز کشمیر بستہ کمر خوش نہاد
ز سرحد کشمیر بیروں نہاد
قدم ایں نکو نام بہر جہاد
دو چارش بہمراہ کفار شد
ز تدبیر او کفر لاچار شد
بہ نزدیک دومیل پرچم بلند
با آزادیٔ ملک زیں ہوشمند
ازاں پس ز کشمیر تا شام و روم
چوں برق ایں خبر شد بہر فرد و بوم
بہر سمت کیں شہرہ مقبول شد
کہ از حکم گلکار معزول شد
ہری سنگھ کہ آں راجۂ کشمیر
کز و تنگ بودند برنا و پیر
ز انور چو اعلان جاری شدہ
بحقش کزاں بعد خواری شدہ
چہارم کہ از ماہ اکتوبر آں
سن یکہزار نیز نہصد بداں
مزید بر آں چہل و ہفت اے عزیز
ز دل بشنو ایں قصہ اے پُرتمیز
قیام حکومت ز انور شدہ
بادل ازیں کس نکوتر شدہ
دریں نیست ریبے کہ تحریر شد
بلا کیف و کم راست تسطیر شد
ازاں پس ز دومیل ایں خوش سیر
روانہ شدہ سوئے سری نگر
بجامع در آنحال پیش کساں
کم و بیش کاں ماجرا شد بیاں
شنیدند ز گلکار چوں ایں پیام
کہ شد پرچم دیں زیں نیک نام
ز دستش بسرحد بلند ای خوشا
بحقش ندائے نکو مرحبا
چپ و راست برخاست بہجت کناں
ہزار آفریں بر چنیں نوجواں
چو نیکو بنائے کہ تعمیر شد
ز دستش پئے فتح کشمیر شد
ازاں پس ز غازی براہیم خاں
منظم حکومت شدہ فی العیاں
بتاریخ در بست و چارم بداں
کہ در ماہ اکتوبر اینک بخواں

(بحوالہ ہمارا کشمیر راولپنڈی ۲۵ نومبر ۱۹۸۳ء)

ترجمہ:۔ اس دور میں وہ مرد جس کا نام گلکار ہے جو اپنے وطن کے لئے غمخوار ہے۔ آپ نے اخبارات میں انور کے حالات اور کام دیکھے ہوں گے۔ اسی نیک طینت شخص نے فتنہ و فساد کے آغاز کے ایام میں کشمیر سے کمر باندھی اور سرحد کشمیر سے جہاد کے لئے قدم باہر رکھے اور کفار کے مقابلہ پر آیا اور اس کی تدبیر سے کفر عاجز ہوا اور ڈومیل کے نزدیک (مظفر آباد میں) اس نے آزادی ملک کا جھنڈا بلند کر دیا۔ اس کے بعد کشمیر سے یہ خبر شام و روم تک بجلی کی طرح ہر فرد و بشر تک پہنچ گئی اور مشہور ہو گیا کہ ہری سنگھ راجہ کشمیر جس کے ظلم و ستم سے چھوٹے اور بڑے تنگ تھے گلکار کے حکم سے معزول ہو گیا۔ جب انور سے یہ اعلان (معزولی) جاری ہو گیا اس کے بعد مہاراجہ کے خواری کے دن آئے۔ اکتوبر کی چوتھی تاریخ (۴ اکتوبر) تھی اور سن ۱۹۴۷ء تھا اے عقلمند پیارے: اس قصہ کو ہوش سے سن لینا کہ حکومت (آزاد کشمیر) سب سے پہلے اسی انور کے ہاتھ سے قائم ہوئی۔ اس میں کوئی شک نہیں جو ہم نے تحریر کر دیا ہے ہم نے بلا کیف و کم (ایچ پیچ کے بغیر) صحیح صحیح لکھ دیا ہے۔ اس کے بعد ڈومیل (مظفر آباد) سے یہ نیک سیرت انسان سری نگر (مقبوضہ کشمیر) روانہ ہوا۔ وہاں جامع مسجد سری نگر میں لوگوں کے سامنے کمی زیادتی کے بغیر صحیح ماجرا بیان کیا۔ تو گلکار سے یہ پیغام سن کر کہ یہی وہ شخص ہے جس کے ہاتھ سے دین اسلام کا جھنڈا کشمیر کے سرحد کے پاس (مظفر آباد) میں بلند ہوا۔ تو لوگ واہ واہ کرتے ہوئے چاروں طرف سے آپ کو شاباش شاباش کہتے ہوئے اور (مبارکبادیاں) دیتے ہوئے ملے۔ اور مرحبا مرحبا کی آواز بلند ہوئی اور لوگوں نے کہا۔ اس نوجوان پر ہزار آفرین، اس کے ہاتھ سے (آزادی) کی جو یہ عمارت تعمیر ہو گئی اس سے فتح کشمیر کا کام لیا جائے گا۔ اس کے بعد غازی ابراہیم خان نے آزاد کشمیر میں حکومت کو ۲۴ اکتوبر (۱۹۴۷ء) کو منظم کیا تھا۔

جب گلکار صاحب سینٹرل جیل سری نگر سے رہا ہو کر لاہور اور لاہور سے راولپنڈی آئے آپ کے ساتھ سلطان زبردست خان، مسٹر ایوب صابر اور مولوی عبدالرحیم تھے۔ اس موقعہ پر مفتی صاحب نے ایک استقبالیہ نظم لکھ کر مہاجرین کشمیر مقیم لاہور کی طرف سے پیش کی تھی۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔

تعالے اللہ شانہ، معمار ملت
بپاکستان ورودش شد بعزت
لقب گلکار فخر ملک کشمیر
نکو سیرت بلاشک با حمیت
یقیناً بانیٔ تحریک کشمیر
یگانۂ دہر آمد زاں بوقعت
پئے آزادی کیں فخر کشمیر
قدم برداشتہ باشان و شوکت
بمیدان سیاست صائب الرائے
ہمہ گفتا کہ ایں معمار ملت
بدانش بینش و ذاتش ہویدا
زایزد آمدہ مانند رحمت
پے ملت زہے مرد مجاہد
بپاکستان کنوں کیں با مروت

(قلمی از مفتی ضیاء اللہ ضیاء محررہ ۲۴/۱/۴۹)

ترجمہ:۔ اللہ کی شان بلند ہو کہ معمار ملت کا ورود پاکستان میں عزت کے ساتھ ہوا۔ آپ کا لقب گلکار فخر کشمیر ہے نہائت ہی باغیرت اور کسی شک کے بغیر نیک اخلاق ہے۔ یقیناً تحریک کشمیر کا بانی ہے۔ اور اس وجہ سے یکتائے زمانہ اور با وقعت ہے۔ اس "فخر کشمیر" نے آزادی کے لئے شان و شوکت سے قدم بڑھایا اور میدانِ سیاست میں صائب الرائے ہونے کی وجہ سے سب نے اسے "معمار ملت" کا خطاب دیا۔ اپنی دانائی اور دور نظری میں آپ کی ذات ظاہر ہے۔ اللہ کی طرف سے رحمت کی مانند ہے اب خوش قسمتی سے ملت کا یہ مجاہد مروت سے متصف پاکستان میں آ گیا ہے۔

ایک اور موقعہ پر خواجہ صاحب کے متعلق مفتی صاحب نے درج ذیل نظم لکھی ہے۔

غلام نبی حسن غم خوار ہست
با آزادیٔ ملک دلدار ہست
نخستیں کہ از رہنمایان ملک
ہمیں کس کہ ہر فرے خوش آثار ہست
بسے شہرہ آفاق در کاشمیر
ہمہ گفت گلکار معمار ہست
کزیں سنگ بنیاد نیکو فتاد
ز ہر کس دریں باب اقرار ہست
چنیں است مسطور نامش بداں
دراں مرز بوم چو گلزار ہست
بحقش چنیں درد در کاشمیر
بسے صاحب درد و ایثار ہست
بماندہ ز کفار در قید و بند
شنوتش دریں باب گفتار ہست
دریں دور از جان و دل روز و شب
بہ تخلیص وادی طلبگار ہست
فضیلت پناہ ہے یہ انگلش خوشا
پسندیدہ اخلاق و اطوار ہست
کہ معروف کر نام انور بدہر
چو گلزار کشمیر سرشار ہست
بعرصہ درایت شگفتہ دلش
ضیاء ذات انور چو گلنار ہست
بلاشک وجودش بزیر سپہر
پے ملک و ملت مددگار ہست

(قلمی از مصنف تاریخ حریت کشمیر ۹/۱۰/۵۶)

ترجمہ:۔ غلام نبی اچھا غم خوار انسان ہے اور ملک کی آزادی کا دلدار ہے ملک کے رہنماؤں میں سے اس وقت یہی شخص ہے۔ جو اچھے آثار کا مالک ہے۔ کشمیر میں چاروں طرف اس کی شہرت پھیلی ہوئی ہے۔ عوام نے اس کو "معمار ملت" کا خطاب دیا ہے۔ اسی نیک شخص سے (تحریک کشمیر) کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ ہر ایک کو اس معاملہ میں اقرار ہے۔ آپ کا نام انہی اوصاف کے ساتھ کشمیر کے گلزار میں مسطور ہے۔ اس کے حق میں کشمیر میں ورد زبان ہے کہ بہت ہی درد رکھنے والا اور ایثار کرنے والا شخص ہے۔ کافروں نے اسے قید و بند میں رکھا اور اس کا ثبوت ٹھاکر لھنسار سنگھ (قیدی) ہے۔ (جس کے تبادلہ میں آپ پاکستان لائے گئے) اس دور میں آپ جان و دل سے دن رات وادیٔ کشمیر کی آزادی کے متمنی ہیں۔ انگریزی زبان کے فاضل اور اخلاق و اطوار میں پسندیدہ ہیں۔ زمانہ میں اس وقت انور کے نام سے معروف ہیں۔ کشمیر کے باغ کی طرح سرشار ہیں۔ تدبر کے میدان میں آپ کا دل شگفتہ ہے۔ اے ضیاء! انور کی ذات گلنار (بہت سرخ پھول) کی طرح ہے آسمان کے نیچے آپ کا وجود بلاشک ملک و ملت کا مددگار ہے۔

(المصلح یکم تا ۱۵، ۱۶ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ صـ۳

کہ ان میں سے ہر ایک دو دو تین تین گٹھریاں اور بکس اٹھائے جا رہا ہے مگر ہمارے دوستوں کی یہ حالت تھی کہ مجھے تو انہوں نے کہہ دیا کہ آپ چلئے ہم اسباب لاتے ہیں۔ میں ان کی باتوں میں آ گیا اور آگے چلا آیا مگر بہت دیر ہو گئی اور کوئی نہ آیا۔ جہاز کے افسر نے بھی مجھے کہا کہ آپ سوار ہوں جہاز بالکل روانہ ہونے کے لئے تیار ہے۔ مگر میں نے کہا کہ ابھی تو میرے ساتھی اور اسباب نہیں آیا۔ آخر میں واپس آیا اور وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اسباب اٹھانے کے لئے قلی نہیں ملتے۔ اور ہمارے دوست حیران تھے کہ کیا کریں۔ اس وقت اتفاقاً کچھ آدمیوں کا انتظام سٹیشن والوں نے کر دیا اور کچھ سامان ہمارے دوستوں نے اٹھا لیا اور اس طرح جہاز پر پہنچے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــ نون ۔ سین

صومالیہ میں فوج

امریکہ کے بحری بیڑے اور فرانسیسی فوجوں کے تقریباً ایک ہزار افراد صومالیہ میں اندرونی علاقے میں جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ کرسمس کے ایام میں وہ اپنے کام کو جس کا نام انہوں نے "امید کی بحالی" رکھا ہے خاصا وسیع کر لیں گے۔ بارڈرے اور تین ایسے دوسرے شہروں میں پہنچ جائیں گے جو قحط کا شکار ہیں لیکن جونہی یہ ٹرک موگادیشو سے نکلے واشنگٹن میں بطرس غالی نے اس بات پر زور دیا کہ سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ صومالیہ کے لڑاکے دھڑوں سے اسلحہ واپس لیا جائے اور جو لوگ خوراک سے لدے ہوئے ٹرکوں کو راستے میں لوٹتے ہیں ان کی بھی گوشمالی کی جائے۔ اقوام متحدہ کے سربراہ نے ایک لمبی رپورٹ میں کہا ہے کہ امریکہ کی رہنمائی میں یہ فوج صومالیہ میں اس وقت تک ٹھہرے جب تک اقوام متحدہ کا مشن پورا نہیں ہو جاتا۔ اور وہاں امن و امان قائم نہیں کر دیا جاتا۔ اور نہ صرف ان علاقوں کی دیکھ بھال کرے جہاں قحط کی سی کیفیت ہے بلکہ سارے ملک پر نظر رکھے۔ مسٹر بطرس غالی نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ کو اپنا حلقہ کار زیادہ وسیع کر لینا چاہیئے اگرچہ جس حلقے میں پہلے کام کرنا مقصود تھا وہ بھی خاصا بڑا ہے لیکن اب ضرورت یہ محسوس کی جا رہی ہے کہ دیگر علاقوں پر بھی نظر رکھی جاتے۔ واشنگٹن نے اقوام متحدہ کو یہ درخواست کی تھی کہ اقوام متحدہ کی فوجیں امریکہ کی فوجوں کی جگہ لے لیں۔

لیکن بطرس غالی نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر امریکہ کی فوجیں وہاں سے قبل از وقت نکلنا شروع ہو گئیں تو یہ بات صومالیہ کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہو گی۔ اس وقت جو فوج وہاں کام کر رہی ہے اس کا تعلق کئی ملکوں سے ہے۔ اور ان کا کام یہ ہے کہ وہ ان لوگوں سے اسلحہ واپس نہ لے جن کے پاس اسلحہ ہے جب تک وہ خوراک سے لدے ہوئے ٹرکوں کے لئے خطرہ نہ ثابت ہوں بطرس غالی نے کہا کہ واشنگٹن نے ان سے اس بات کا اظہار کیا تھا۔ کہ وہاں پر اب اقوام متحدہ کی فوج متعین کی جانی چاہیئے لیکن یہ بات اس وقت قابل قبول نہیں ہے۔ مزید انہوں نے بتایا کہ اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں ایسی فوج کے متعلق غور کیا جائے۔ اور اس فوج سے یہ بھی کہا جائے کہ وہ صومالیہ میں لڑاکے دھڑوں کو غیر مسلح کر دے۔

نرسیما راؤ جیت گئے

بھارت کے وزیر اعظم نرسیما راؤ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک دو ووٹوں کی بھاری اکثریت سے ناکام ہو گئی ہے۔ نرسیما راؤ کو ۲۲۸ ووٹ زیادہ ملے۔ بی جے پی اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ ۱۰۶ ووٹ حاصل کر سکی جبکہ حکومت کی پارٹی نے ۳۳۴ ووٹ لئے۔

بی بی سی نے اس عدم اعتماد تحریک کی ناکامی کے سلسلے میں کہا ہے کہ اگرچہ وزیر اعظم نرسیما راؤ نے یہ ووٹ جیت لیا ہے۔ لیکن چونکہ ان کی پارٹی آل انڈیا کانگریس نے بی جے پی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے کوئی خاص سکیم تیار نہیں کی۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ ان کی حکومت کچھ زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ اگر آل انڈیا کانگریس موجودہ سیاسی بحران سے نکلنے کے لئے کوئی سکیم بنا لیتی تو وہ شاید خاصی مضبوطی کے ساتھ حکومت کر سکتی۔

بابری مسجد کے انہدام سے حکومت کو ایسا دھچکا لگا ہے کہ اب اس کے لئے صحیح معنوں میں مضبوطی کے ساتھ حکومت کرنا مشکل ہے۔ بی جے پی اور دوسرے سخت دل ہندوؤں نے بابری مسجد کے انہدام سے جو حالات پیدا کر دیئے ہیں وہ انتہا پسندوں کی وجہ سے بھارت کے سیکولرازم کے دعوے کی تردید کرتے ہیں اور اگر بھارت کا یہ دعویٰ کہ اس کی حکومت سیکولر ہے قائم نہ رہے تو یقیناً عالمی برادری میں بھی اس کے وقار کو ٹھیس پہنچے گی۔ حکومت نے بی جے پی کی اترپردیش حکومت کو بابری مسجد کا ذمہ دار قرار دیا ہے اور اسی لئے اترپردیش اور تین اور صوبوں کی حکومتیں جو بی جے پی کے ہاتھ میں تھیں معزول کر دی ہیں۔

ریلوے لائن

ریلوے کے وزیر غلام احمد بلور نے منگل کے روز سینٹ کو بتایا کہ گوادر سے وسطی ایشیا تک ریلوے لائن کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ مسٹر عبدالجبار نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تاشقند یا کسی اور وسطی ایشیا کے شہر کو پاکستان سے ملانے کے لئے انہیں پہلے ریلوے لائن افغانستان کے سارے علاقے میں بچھانی ہو گی۔ پہلے ریلوے لائن بچھانے کا کام افغانستان میں کیا جائے گا۔ اور اگر متعلقہ ملکوں نے اس میں دلچسپی کا اظہار کیا تو اس لائن کو وسطی ایشیا تک پہنچا دیا جائے گا۔ حافظ حسین احمد کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ریلوے کے وہ افسر جن کا گریڈ ۱۷ ہے یا اس سے زیادہ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ وہ کیرج یا سیلون کو اپنی ضرورتوں کے مطابق سفری کام کرتے ہوئے استعمال کریں۔

برطانیہ / اخبارات پر قدغن

برطانوی حکومت ایک ایسے قانون کے متعلق سوچ رہی ہے جس سے وہ اخباری نمائندوں کو لوگوں کی نجی زندگی میں داخل ہونے سے روک سکے۔ رشوت بھی دی جاتی ہے اور بعض اوقات چھپ چھپا کر تصاویر بھی لی جاتی ہیں اور اسی طرح کے کئی دیگر طریقے استعمال کر کے لوگوں کی نجی زندگی کے متعلق وہ واقفیت حاصل کر لی جاتی ہے جس کی اشاعت کو وہ لوگ پسند نہیں کرتے لیکن بہر حال انہی شاید ایسی معلومات کو شائع کر دیا جاتا ہے چھوٹے سائز کے اخبار جنہیں ٹبلائیڈ کہا جاتا ہے وہ عام طور پر ایسی خبریں زیادہ شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ برطانوی شاہی خاندان میں ایسی باتوں سے خاصا نقصان پہنچا ہے ان کا خیال ہے کہ شہزادہ چارلس اور شہزادی ڈیانا کی آپس میں رنجش کا باعث بھی ایسی ہی خبریں ہیں جو ان کی نجی زندگی سے چرا کر اخبارات میں شائع کی گئیں۔ چنانچہ اب یہ جوڑا ایک دوسرے سے الگ زندگی گزار رہا ہے۔ طلاق تک تو نوبت نہیں پہنچی لیکن بہر حال ان کی زندگی اس قدر تلخ ہو گئی ہے کہ انہوں نے اکٹھے رہنا مناسب نہیں سمجھا۔ اگرچہ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے ان کے شاہی سٹیٹس پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ چارلس بادشاہ بن سکیں گے اور ڈیانا ان کی ملکہ کہلائے گی۔ بیرونی دوروں میں بھی وہ دونوں اکٹھے سفر کریں گے اور گھریلو تقاریب میں بھی ڈیانا جب چاہے گی چارلس کے ساتھ شامل ہو جایا کرے گی۔

یہ قانون جو اس وقت زیر تجویز ہے حقیقتاً نہایت ضروری ہے خبروں سے مراد لوگوں کی نجی زندگی کی خبریں نہیں ہونا چاہیئے۔ نجی زندگی پبلک زندگی سے بالکل مختلف ہوتی ہے اور اس پر سے بلاوجہ پردہ اٹھانا لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے

متحدہ عرب امارات / پاکستانی

بتایا گیا ہے کہ متحدہ عرب امارات نے بہت سے بیرونی کارندوں کو اپنے ملک سے نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں گذشتہ ہفتہ کے روز پاکستان نے اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ متحدہ عرب امارات کے سفیر کو وزارت خارجہ میں بلایا گیا اور ان سے کہا گیا کہ وہ اپنی حکومت کو یہ بتا دیں کہ معصوم پاکستانیوں کو بلاوجہ سزا نہ دی جائے اور ان کے گھروں کو تباہ و برباد نہ کیا جائے۔ ایف او کے ایک پریس ریلیز کے مطابق متحدہ عرب امارات کے سفیر نے پاکستان کے سرکاری حکام کو یقین دلایا کہ ان کی حکومت اس بات کا خیال رکھے گی کہ ہماری روایتی دوستی میں کوئی رخنہ نہ پیدا ہو۔ اور وہ یہ بھی دیکھے گی کہ معصوم پاکستانی جو متحدہ عرب امارات میں رہتے ہیں انہیں بلاوجہ پریشان بھی نہ کیا جائے اور وہاں سے ملک بدر بھی نہ کیا جائے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی وزارت خارجہ ابوظہبی کے سفارت خانے سے باقاعدہ رابطہ رکھ رہی ہے اور اس پر یہ دباؤ ڈال رہی ہے کہ متحدہ عرب امارات کے اس فیصلے کو لاگو نہ ہونے دے۔ اگرچہ ایف او ایس ریلیز میں یہ تو نہیں کہا گیا کہ معصوم پاکستانیوں سے کیا مراد ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ یہ وہ ہزاروں مظاہرین ہیں۔ جنہوں نے بابری مسجد کے انہدام پر وہاں مظاہرہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہزار کو تو فوری طور پر نکال دیا گیا ہے۔ اور بہت سے ایسے ہیں جنہیں اپنے ساز و سامان سے محروم کر دیا گیا ہے۔

پتہ درکار ہے

محترمہ فردوس حبیب صاحبہ بنت مکرم غلام حبیب صاحب نے مکان نمبر ۱۲/۸ ۔ ۴۴ دارالرحمت شرقی ربوہ سے وصیت کی تھی۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کوئی صاحب ان کے بارے میں جانتے ہوں تو موجودہ ایڈریس سے فوری دفتر وصیت کو آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ۔ ربوہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

○ مکرم چوہدری سردار خانصاحب آف میانوالی سندھوال گذشتہ دس بارہ دن سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد ایوب خانصاحب بھٹی آف کلسیاں بھٹیاں ضلع شیخوپورہ کے بھتیجے غلام رسول کو ۱۹ دسمبر ۹۲ء کو سخت چوٹ لگنے کی وجہ سے انتڑی زخمی ہوگئی ہے اور میو ہسپتال لاہور میں بڑا اپریشن ہؤا ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

تلاشِ گمشدہ پرس

مورخہ ۲۲ دسمبر ۹۲ء بروز منگل ایک پرس جس میں کچھ نقدی، مکان کی چابیاں الیس اللہ کی انگوٹھی، ایک سادہ انگوٹھی اور چند متفرق ادویات تھیں۔ محلہ دارلیمن سے گولبازار ربوہ آتے ہوئے رستے میں کہیں گم ہوگیا ہے۔ اگر کسی شخص کو اس کے بارہ میں علم ہو تو وہ درج ذیل پتہ پر مطلع فرماکر ممنون فرمائیں۔

زیب النساء بیگم مکان نمبر ۱/۶ گولبازار ربوہ معرفت صدر عمومی حکیم خورشید صاحب گولبازار ربوہ

اعلانِ گمشدگی

افتخار احمد ولد ظفراللہ عمر ۱۴ سال متعلم کلاس پنجم ۲۳/۱۲ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ۔ ۱۴ دسمبر شام

باقی ص۸ پر

نیا سال احباب جماعت کو مبارک ہو

حکیم انوار احمد جان

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ | فون نمبر ۷۳۹۹۷

۵۰۰ کیورٹو ادویات بنانے والے ادارہ کی طرف سے تمام قارئین الفضل کو

نیا سال مبارک ہو

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون { ۷۷۱ ، ۶۰۶ ، ۶۰۷

احباب جماعت کو

سالِ نو کی مبارک باد!

خدا تعالےٰ آپ کو صحت و تندرستی سے رکھے اور دونوں جہان میں اپنے پیار کی جنت نصیب کرے

NASIR ناصر

مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ایک وقت میں تین کام

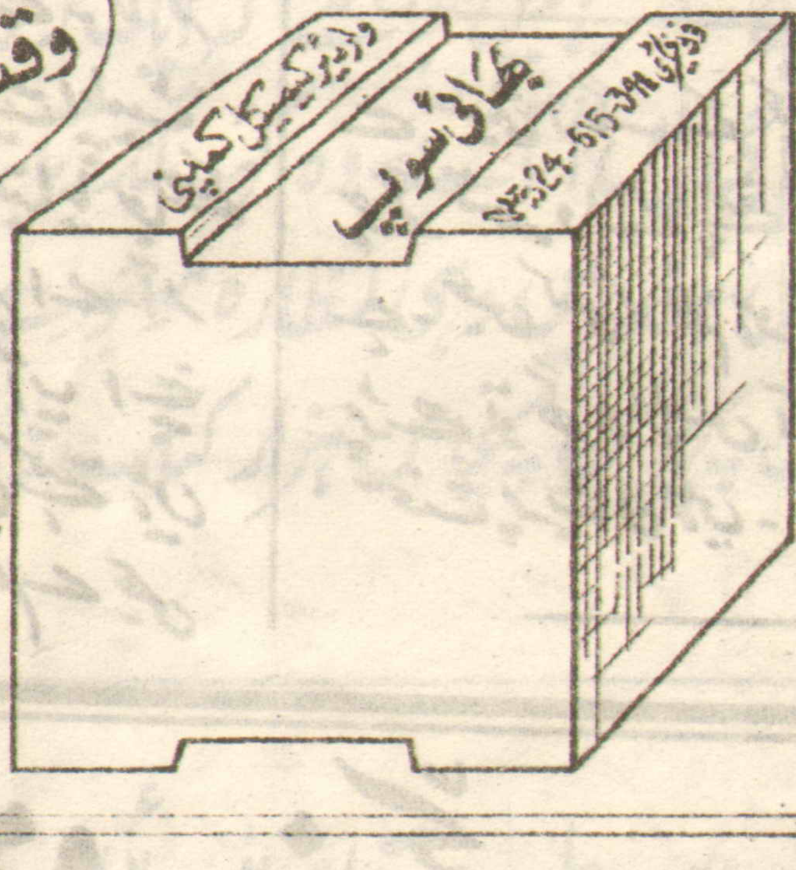

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ (رجسٹرڈ)

WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ⊙ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴ | فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰/ ۰۴۵۲۴

احباب جماعت کی خدمت میں نئے سال کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہر دم حافظ و ناصر ہو اور حضور پُرنور کے وطن واپسی کی راہیں صاف فرمائے

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، لاہور، کراچی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۳۱ دسمبر ۔ صبح سے بادل چھائے ہوئے ہیں۔

○ پاکستانی حکومت نے وہ صدارتی آرڈیننس واپس لینے کا اعلان کر دیا جس کے ذریعے اعلیٰ عدالتوں کے ضمانت لینے کے حق پر اثر پڑتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آرڈیننس سندھ حکومت کے کہنے پر جاری کیا گیا تھا۔ تاہم متنازعہ اور سیاسی ہو جانے کے باعث اس کا واپس لینا ہی بہتر تھا۔ وزیر قانون نے کہا ہے کہ واپسی کا فیصلہ کسی دباؤ کے تحت نہیں کیا گیا۔

○ اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو دہشت گرد قرار دیا تو یہ بات اقوام متحدہ کے چارٹر کے خلاف ہو گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں میں خود مختار کشمیر کا کوئی ذکر نہیں۔ چونکہ بھارت کے وزیر اعظم نرسیماراؤ نے بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے پاکستان اس مسئلے کو فی الحال اقوام متحدہ میں نہیں اٹھائے گا۔

○ وزیر دفاع نے کہا ہے کہ تیل کی تلاش کے لئے ۳۰ کمپنیوں سے معاہدے کئے گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت اگنی میزائل سے پاکستان کے اہم دفاعی ٹھکانوں کو نشانہ بنا سکتا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ بہاریوں کی پاکستان روانگی آئندہ ماہ تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب ان کی روانگی کی تاریخ کا اعلان پاکستان کی حکومت کرے گی۔

○ بتایا گیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وزیر اعظم کو لکھے گئے خط کے جواب میں وزیر اعظم محمد نواز شریف نے گذشتہ روز حزب اختلاف کی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان کے ۱۱ دسمبر ۱۹۹۲ء کے خط کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ محترمہ انہیں بتائیں کہ کون سا وقت مذاکرات کے لئے موزوں رہے گا۔ محترم وزیر اعظم نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ تمام ذاتی مفادات کو یکسر فراموش کر کے دونوں پاکستان کو مستحکم بنائیں۔ آپ نے اس بات پر مایوسی کا اظہار کیا کہ ان کے خیال میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے بابری مسجد جیسے قومی سانحے کو سیاسی معاملہ بنایا۔

○ افغانستان کے پروفیسر ربانی کو مزید دو سال کے لئے افغانستان کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے اس موقع پر پروفیسر ربانی واحد صدارتی امیدوار تھے۔ کہتے ہیں کہ پانچ گروپوں نے اجلاس میں شرکت نہیں کی۔ انہیں ۹۱۶ ووٹ ملے جب کہ ان کے مخالف ووٹ صرف ۵۹ رہے۔

○ قومی اسمبلی کی فنانس کمیٹی نے اسمبلی کی کارروائی ریکارڈ کرنے اور ٹی وی سے نشر کرنے کی منظوری دے دی۔ یہ اصولی منظوری ہے اس کے بعد ٹی وی اپنے آلات نصب کرے گا۔ اور کارروائی شروع ہو جائے گی۔

○ بابری مسجد کی جگہ پر جو مندر بنایا گیا ہے وہاں ہندوؤں کو پوجا کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اسی بات کے پیش نظر جامع مسجد کے امام بخاری نے حکومت کو درخواست کی ہے کہ مسلمانوں کو بھی بابری مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے انہوں نے کہا ہے کہ ہندوؤں کو اجازت دے کر ہمارے دل مجروح کئے گئے ہیں۔ ہم بھی ایودھیا کی طرف مارچ کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ افغان جنگ اور ہندو بنیاد پرستی انقلاب ایران کا ردِ عمل ہے۔

○ پاکستان کی وزارت خارجہ کے نمائندوں نے اپنی ہفتہ وار کانفرنس میں کہا ہے کہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کا مطالبہ ہے کہ جس جگہ پر بابری مسجد تھی اسی جگہ پر بابری مسجد دوبارہ تعمیر کی جائے یعنی وہاں صرف مسجد تعمیر ہونی چاہئے بھارت کے اعلان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ بابری مسجد کی جگہ بھارت کی حکومت حاصل کرے اور اس کے بعد مندر اور مسجد وہاں دونوں تعمیر کر دئے جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ بھارت کی تمام بڑی پارٹیوں نے اس تجویز کو مختلف وجوہات کی بنا پر رد کر دیا ہے بھارت کے مسلمانوں نے کہا ہے کہ حکومت نے جو پہلے ہمیں یقین دہانیاں کروائی تھیں۔ یہ بات ان کے خلاف ہے۔

○ مسٹر جی۔ ایم۔ سید جو سندھی قوم پرست سیاست دان ہیں اور جئے سندھ تحریک کے بانی ہیں ان کے بیٹے امیر حیدر شاہ ممبر سندھ اسمبلی نے کہا ہے کہ سندھ میں پہلے ہی بے روزگاری بہت زیادہ ہے اور افراط زر بھی ہے اور اس کے علاوہ یہاں کی آبادی بھی ضرورت سے زیادہ ہے۔ اس لئے بہاریوں کو بنگلہ دیش سے واپس نہ لایا جائے اگر انہیں واپس لایا گیا تو سندھ کے مسائل میں اضافہ ہو جائے گا۔

○ سابق چیف جسٹس اے۔ آر کارنیلیس کی یاد میں منعقد کی جانے والی ایک تقریب میں پاکستان کے موجودہ چیف جسٹس مسٹر ظلہ نے کہا کہ اگر اے۔ آر کارنیلیس پاکستان کے چیف جسٹس ہوتے تو وہ ضرور اس بات کی کوشش کرتے کہ دستور میں ترمیم کی جائے۔ تا کہ غیر مسلم ججوں کو شریعت اپیلیٹ بنچ میں مستقل جج بنایا جا سکے آپ نے مزید کہا کہ اگرچہ اے۔ آر کارنیلیس عیسائی تھے۔ آپ اپنے آپ کو دستوری مسلمان کہتے ہیں اور اسلام کا علم انہیں ہم سے بھی زیادہ تھا۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کی گرفتاری اور ہلاکت پر فوج نے پونے تین کروڑ روپے کا کلیم داخل کر دیا ہے۔ ہلاک و گرفتار ہونے والے تمام ڈاکوؤں کے سر کی قیمت مقرر کی گئی تھی۔ بعض ڈاکو فرار ہو کر بلوچستان پنجاب اور قبائلی علاقے کی طرف نکل گئے ہیں۔ لیکن فوج کی ٹیمیں ان کا پیچھا جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ بات میجر جنرل سلیم ارشد جی او سی پنوں عاقل نے بتائی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ضیاء کا مارشل لاء نہ لگتا تو دسمبر ۷۷،۱۹ میں پاکستان ایٹمی طاقت ہوتا۔ آج پاکستان اپنے امن خواب کی تکمیل کرنا چاہے تو نہ صرف کہوٹہ خطرے میں ہے بلکہ پاکستان ٹوٹنے کا بھی خطرہ ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا ہمیں اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

○ امریکہ نے ملک بدر فلسطینیوں کی حالت زار پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ لبنان اور اسرائیل کے ساتھ قریبی رابطہ کر رکھا ہے تاکہ امدادی کاموں کے لئے دونوں پر دباؤ ڈالا جا سکے۔

بقیہ صـ

سے سلیٹی رنگ کے کپڑے، سفید جوگر تسمہ والے پہنے گھر سے غائب ہے۔ جس کسی کو علم ہو یا لڑکا خود پڑھے تو گھر واپس آجائے گھر والے سخت پریشان ہیں۔

کمزور بچے

بے بی ٹانک — BABY TONIC

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑے پن وغیرہ کے لئے بچوں کا ٹانک ۲ سال کی عمر تک زیادہ مفید ہے۔ قیمت -/۱۲ روپے

بے بی گروتھ کورس — BABY GROWTH COURSE

ہر عمر کے کمزور بچوں میں ہڈیوں کی نشوونما، بھوک کی کمی اور جسمانی توانائی کے لئے مفید کورس، قیمت -/۳۰ روپے، لٹریچر مفت

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱ / ۶۰۶

پتہ